بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ :- الفضل لاہور ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

الفضل لاہور

روزنامہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲½ ”
فی پرچہ ۱ر

یوم شنبہ

۲۶ محرم الحرام ۱۳۷۲ھ

جلد ۶/۴۰ ۱۸ اخاء ۱۳۳۱ ہش ۱۸ اکتوبر ۱۹۵۲ء نمبر ۲۴۴

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

چوں زمن آید ثنائے سرورِ عالی تبار

عاجز از مدحش زمین و آسمان ہر دو دار

آں مقامِ قرب کو دارد بہ دلدارِ قدیم

کس نداند شان آں از واصلان و کبار

ترجمہ:- (۱) مجھ سے اس عالی خاندان سردار کی تعریف کس طرح ہو سکے ۔ اس کی تعریف سے تو زمین و آسمان بلکہ دونوں جہان عاجز ہیں ۔ (۲) اس کے قرب کے مقام کی شان کو جو وہ خدا تعالیٰ کے پاس رکھتا ہے مقربانِ الٰہی اور بڑی شان کے لوگوں میں سے بھی کوئی نہیں جانتا ۔ (آئینۂ کمالاتِ اسلام)

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۷ اکتوبر :- مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو سانس کی تکلیف کے علاوہ غنودگی اور ضعف بھی بدستور ہے ۔ ٹمپریچر ۹۹ کے قریب ہے ۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں ۔

حاجیوں کا جہاز ”محمدی“ کراچی پہنچ گیا

کراچی ۱۷ اکتوبر :- حاجیوں کا جہاز محمدی جدہ سے ۷۳۴ حاجی لیکر کراچی پہنچ گیا ۔

انڈونیشیا میں فوج نے مواصلات پر قبضہ کر لیا

فوج اور پارلیمنٹ میں شدید اختلاف ۔ عوام نے ولندیزی ہائی کمشنر کی قیامگاہ پر حملہ بول کر جھنڈا اکھاڑ دیا ۔ جاکرتہ میں کرفیو کا نفاذ

جاکرتہ ۱۷ اکتوبر :- خبر آئی ہے کہ انڈونیشیا میں فوج نے مواصلات پر قبضہ کر لیا ہے ۔ فوج نے یہ قدم پارلیمنٹ میں ایک تحریک منظور ہونے کے خلاف اٹھایا ہے ۔ پارلیمنٹ نے یہ تحریک وزیر دفاع پر عدم اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے کل منظور کی تھی ۔ ان پر الزام لگایا گیا تھا ۔ کہ فوج اور وزارت دفاع کے اعلیٰ افسروں کو ان پر اعتماد نہیں رہا ہے ۔ اور یہ کہ ان کی دفاعی پالیسی ملکی مفاد کے سخت منافی ہے ۔ اس تحریک کے منظور ہونے کے بعد اچانک فوج نے ملک کے تمام مواصلات پر قبضہ کر کے پانچ گھنٹے تک کوئی خبر تار اور پیغام وغیرہ باہر جانے نہیں دیا ۔ اور اس طرح انڈونیشیا کا بیرونی دنیا سے تعلق مسلسل پانچ گھنٹے تک بالکل منقطع رہا ۔ جاکرتہ میں رات کے آٹھ بجے سے صبح ۵ بجے تک کا کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے ۔ آج انڈونیشی عوام نے ولندیزی فوجوں کی موجودگی کے خلاف بھی مظاہرے کئے ۔ ایک بہت بڑے ہجوم نے ولندیزی ہائی کمشنر کے قیامگاہ پر حملہ بول کر عمارت کا ولندیزی جھنڈا اکھاڑ ڈالا ۔ کابینہ کے وزیر (یعنی انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر سوئیکارنو) نے درخواست کی ہے کہ وہ قوم سے پُرامن رہنے کی اپیل کریں ۔

ٹرانسپورٹ اور محکمہ ڈاک کے ملازمین پاسپورٹ کی پابندیوں سے مستثنیٰ قرار دیئے گئے

کراچی ۱۷ اکتوبر :- خبر ملی ہے کہ ہندوستان اور پاکستان میں اس بات پر اتفاق ہو گیا ہے ۔ کہ پاسپورٹ سسٹم کے تحت دو مہینہ کے ضمن میں جو لوگ آتے ہیں ۔ یعنی ٹرانسپورٹ اور محکمہ ڈاک کے ملازمین کو اس ماہ کی ۱۵ تاریخ تک بغیر پاسپورٹ اور ویزا کے سرحد پار کرنے کی اجازت ہوگی ۔ ایسے لوگوں کو اپنی شناخت کا واضح ثبوت دینا ہو گا ۔

آسٹریلیا سے ۳۰ ہزار ٹن کوئلہ عنقریب پاکستان پہنچ جائے گا

سڈنی ۱۷ اکتوبر :- آسٹریلیا میں پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر یوسف ہارون نے آج یہاں اخبار نویسوں سے خطاب کرتے ہوئے انکشاف کیا ۔ کہ دو روز کے اندر اندر آسٹریلیا کا ۲۰ ہزار ٹن کوئلہ کراچی پہنچ جائیگا ۔ انہوں نے مزید بتایا ۔ کہ اگر یہ کوئلہ کارآمد ثابت ہوا ۔ تو مزید ۳ لاکھ کا آرڈر دیا جائے گا ۔ اور دو ہفتہ کے اندر اندر ایک وفد پاکستان سے یہاں آکر اس سلسلے میں معاہدہ طے کرے گا ۔ اس صورت میں توقع ہے ۔ کہ پاکستان آسٹریلیا کا تمام فاضل کوئلہ خرید لے گا ۔ مسٹر یوسف ہارون ڈھاکہ میں پاکستان مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں شرکت کرنے کے بعد حال ہی میں سڈنی پہنچے ہیں ۔

پنجاب میں قطار بندی کا ہفتہ منانے کی تیاریاں

لاہور ۱۷ اکتوبر :- پنجاب میں قطار بندی کا ہفتہ منانے کی تیاریاں زور شور سے جاری ہیں ۔ سول ڈیفنس کے ڈائرکٹر مسٹر ایس ۔ ایم عالم نے آج ایک پریس کانفرنس میں اس پروگرام پر تفصیل سے روشنی ڈالی جو ۲۰ اکتوبر سے ۲۶ اکتوبر تک قطار بندی کا ہفتہ منانے کیلئے تیار کیا گیا ہے ۔ انہوں نے کہا اس پروگرام میں قطار بندی کی عادت ڈالنے کے سلسلے میں عوام کی عملی و نظری تربیت کا پورا خیال رکھا گیا ہے ۔ چنانچہ مسجدوں میں وعظ و نصیحت ریڈیو ، سینما ، اخبارات اور جلسوں اور جلوسوں کے ذریعہ اس کی اہمیت واضح کرنے پر ہی اکتفا نہیں کیا جائے گا ۔ بلکہ اس بات کا بھی انتظام کیا گیا ہے ۔ کہ سول ڈیفنس کے رضاکار ایک خاص نظام کے تحت ہسپتال ، بنک ، ڈاکخانہ ، ڈپو ، بس سٹاپ ، ریلوے بکنگ آفس اور دیگر پبلک مقامات پر جائیں ۔ اور جہاں کہیں بھی بھیڑ ہو ۔ وہاں قطاریں بنوا کر عملی تربیت کے ذریعہ لوگوں میں تنظیم کا جذبہ پیدا کریں ۔

زرعی زمینوں کی حفاظت کے لئے مسودہ قانون

لاہور ۱۷ اکتوبر :- حکومت پنجاب صوبائی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک مسودہ قانون پیش کرے گی ۔ جس کی رو سے زرعی زمینوں کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم ہونے سے روکا جائیگا ۔

مصری وزیر خارجہ کی برطانوی سفیر سے ملاقات

قاہرہ ۱۷ اکتوبر :- آج مصر کے وزیر خارجہ حسین طیب نے برطانوی سفیر مقیم مصر سر رالف سٹیونسن اور امریکی سفیر سے علیحدہ علیحدہ ملاقات کی ۔

مراقش اور تیونس کے مسائل جنرل اسمبلی کے ایجنڈے میں شامل کر لئے گئے

نیو یارک ۱۶ اکتوبر :- اقوام متحدہ کی رہبر کمیٹی نے جنرل اسمبلی کے جس ایجنڈے کی سفارش کی تھی ۔ جنرل اسمبلی نے اسے منظور کر لیا ہے ۔ ایجنڈے میں تیونس اور مراقش کے مسائل بھی شامل ہیں ۔ البتہ جنوبی افریقہ کا مسئلہ ایجنڈے میں شامل کرنے کا معاملہ اس وقت تک کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے ۔ جب تک اس کا اپنا نمائندہ جنرل اسمبلی کے سامنے اپنے نقطۂ نظر کی وضاحت نہ کر دے ۔ عرب ایشیائی بلاک اس مسئلہ کو بھی ایجنڈے میں شامل کرانے کی کوشش کر رہا ہے ۔

سندھ میں وسیع پیمانے پر نظر بندوں کو رہا کرنے کا فیصلہ

قریباً ۵۰ نظر بندوں کے معاملات پر نظر ثانی کی جائیگی

حیدرآباد ۱۷ اکتوبر :- حکومت سندھ نے قریب مستقبل میں وسیع پیمانے پر ان لوگوں کو رہا کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ جو صوبائی سیفٹی ایکٹ کے تحت قید یا نظر بند ہیں ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ اس فیصلے کے تحت قریباً ۵۰ نظر بندوں کے معاملات پر نظر ثانی کی جائے گی ۔

مصر میں وسیع پیمانے پر سفارتی تبدیلیاں

قاہرہ ۱۷ اکتوبر :- حکومت مصر نے وسیع پیمانے پر سفارتی تبدیلیاں کی ہیں ۔ فرانس میں مصر کے سفیر کو ایتھنز میں سفیر مقرر کیا گیا ہے ۔ جنرل نجیب کے بھائی علی نجیب شام میں سفیر مقرر ہوئے ہیں ۔ سابق سفیر برائے لندن عبد الفتاح ...

سیٹھ غلام بھیک نیرنگ کی تجہیز و تکفین

لاہور ۱۷ اکتوبر :- آج تیسرے پہر مجلس دستور ساز کے رکن جناب غلام بھیک نیرنگ کی تجہیز و تکفین عمل میں آئی آپ کا انتقال کل رات حرکت قلب بند ہو جانے سے ہوا تھا ۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۷۰ سال تھی ۔

گورنر جنرل کا دورۂ کوئٹہ

کوئٹہ ۱۷ اکتوبر :- گورنر جنرل مسٹر غلام محمد آج صبح بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے کوئٹہ پہنچے ۔ ہوائی اڈہ پر گورنر جنرل کے ایجنٹ میاں امین الدین نے ان کا استقبال کیا ۔ آپ بارہ روز تک یہاں قیام کریں گے ۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۔

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

۳۰-۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۵۲ء

جملہ قائدین مجالس کو معلوم ہے کہ ہمارا آئندہ سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ ۳۰-۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۵۲ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اجتماع کے انعقاد میں بہت کم وقت رہ گیا ہے۔ اجتماع سے متعلق مجالس سے کچھ معلومات منگوائی گئی تھیں اس بارہ میں بہت کم مجالس نے توجہ کی ہے۔ ایک مرتبہ پھر مجالس سے درخواست ہے کہ ذیل کے امور کے متعلق بہت جلد مرکز میں اطلاع دیں۔

۱۔ شوریٰ میں شمولیت صرف مجالس کے نمائندگان کر سکتے ہیں۔ ہر مجلس اپنے ممبران کی کل تعداد پر ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوا سکتی ہے مجالس اس کے مطابق نمائندگان کا انتخاب کر کے اس کے ناموں سے دفتر کو اطلاع دیں۔ اور اجتماع کے موقعہ پر ایک تعارف نامہ ان نمائندگان کے پاس ایسا ہو۔ جس سے دفتر کو معلوم ہو سکے کہ جن ناموں کی پہلے اطلاع دی گئی ہے وہ یہی خدام ہیں۔

۲۔ نمائندگان کے علاوہ اجتماع میں شامل ہونے والے دوسرے خدام کی تعداد سے جلد تر دفتر کو اطلاع دی جانی ضروری ہے۔ تاکہ انتظام میں سہولت رہے۔

۳۔ شوریٰ کا ایجنڈا عنقریب مجالس کو بھجوا دیا جائے گا۔ اس بارہ میں یہ امر خاص طور پر مدنظر رہے کہ جس مجلس کی طرف سے کوئی تجویز ایجنڈے میں درج ہے۔ اس کے نمائندگان کا آنا ضروری ہے تاکہ وہ اگر ضرورت پڑے تو اپنی تجویز کی وضاحت کر سکیں۔ بصورت دیگر وہ تجویز پیش نہ ہوگی۔

۴۔ **ورزشی مقابلے**۔ اس مرتبہ مندرجہ ذیل ورزشی مقابلے ہوں گے۔

اجتماعی:۔ کبڈی۔ رسہ کشی (اگر رسہ مل گیا)

انفرادی:۔ کشتی۔ کلائی پکڑنا۔ گولہ پھینکنا۔ ۱۰۰ گز۔ ۴۴۰ گز اور ایک میل کی دوڑیں۔ پیغام رسانی۔ مشاہدہ و معائنہ، ذہانت و عام معلومات کا پرچہ۔

مجالس ان میں شمولیت کے لئے خدام کو تیار کریں۔ اور ان کے ناموں سے دفتر مرکزیہ کو اطلاع دیں۔

۵۔ **علمی مقابلے**:۔ مندرجہ ذیل مقابلے ہونگے

ا۔ عام دینی اور دوسری معلومات کا مقابلہ۔

ب۔ تقریر کا مقابلہ

ج۔ مضمون نگاری کا مقابلہ { عنوانات پہلے شائع کئے جا چکے ہیں

د۔ حفظ قرآن کریم کا مقابلہ

ھ۔ ترجمہ قرآن کریم کا مقابلہ

و۔ احادیث کے مطالعہ کا مقابلہ

ز۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطالعہ کا مقابلہ۔

ان مقابلوں کے لئے تفصیلات سے بذریعہ سرکلر لیٹر اور بذریعہ اخبارات اطلاع دی جا چکی ہے ان مقابلوں میں شامل ہونے والے خدام کے نام بھی دفتر میں پہنچ جانے ضروری ہیں۔

۶۔ اجتماع پر آنیوالے خدام اپنے خیموں کے لئے ضروری سامان ہمراہ لائیں۔ وقت کی قلت کے پیش نظر یہاں انتظام مشکل ہوگا۔

۷۔ قائدین اس امر کا اچھی طرح اعلان کر دیں کہ اس مرتبہ سالانہ اجتماع ۳۰ اکتوبر کو صبح ۸ بجے سے شروع ہو جائے گا۔ پس بیرون جات سے آنیوالے پوری کوشش کریں کہ وہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۲ء کی رات تک ربوہ پہنچ جائیں۔ ۳۰ اکتوبر ۱۹۵۲ء صبح ۸ بجے تک وہ اپنے خیمے مکمل کر لیں۔ آٹھ بجے صبح افتتاح ہوگا۔ پس باہر سے آنیوالے خدام ان اوقات کو ملحوظ رکھیں۔

۹۔ بجٹ: ہر سال سالانہ اجتماع کے موقعہ پر شوریٰ میں مجلس مرکزیہ کے آئندہ سال کے آمد و خرچ کا تخمینہ بغرض منظوری پیش ہوتا ہے۔ مرکز کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ بجٹ قبل از وقت تیار کر کے مجالس کو بھجوا دے تا مجالس اس پر غور کر سکیں۔ اس سال بھی مئی میں بجٹ فارم مجالس کو بھجوائے گئے تھے۔ لیکن تاحال بہت ہی کم مجالس نے اپنے بجٹ مرتب کر کے اطلاع دی ہے۔ بقیہ مجالس اس بارہ میں فوری توجہ کریں اور جلد اپنے بجٹ مرتب کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ جن مجالس کی طرف سے نئے بجٹ نہیں آئیں گے ان کے سابقہ بجٹ پر ہی نیا تخمینہ مرتب کرنا پڑے گا۔ پس مجالس بعد میں شکوہ نہ کریں۔

۱۰۔ **چندہ سالانہ اجتماع**:۔ سب سے اہم چیز چندہ سالانہ اجتماع کی وصولی اور ترسیل ہے۔ اس وقت گندم اور دوسری اشیاء بہت گراں ہو چکی ہیں۔ اور ہو رہی ہیں۔ مجالس اگر چندہ اجتماع ساتھ ساتھ بھجواتی رہتیں تو مرکز کو سستے دنوں میں سامان خریدنے میں آسانی رہتی اب مشکل پیش آ رہی ہے۔ پس مجالس اب بھی توجہ کریں۔ اور فوری طور پر چندہ اجتماع وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ اس میں تاخیر سخت نقصان کا موجب ہوگی۔ پس چندہ کی رقم فوری طور پر مرکز میں ساتھ ساتھ بھجواتے رہیں۔

۱۱۔ اجتماع کے موقعہ پر بیرونی مجالس سے آنیوالے نمائندے اپنی اپنی مجالس کی رسید بکیں اور چندے کے آمد و خرچ کا حساب اور کارگذاری کی رپورٹیں لیتے آئیں۔ تا رسید بکیں اور حسابات کی یہاں پڑتال کی جا سکے۔ اجتماع سے فارغ ہونے پر یہ رسید بکیں اور حسابات واپس کر دی جائینگی

۱۲۔ یہ بات بھی خاص طور پر مدنظر رکھی جائے کہ اجتماع پر آنیوالے نمائندے یا دوسرے اراکین مقامی مجلس کے حالات سے پوری طرح باخبر ہوں۔ تا اگر کسی قسم کی معلومات کی ضرورت ہو تو وہ بتا سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اس اجتماع کو ہمارے لئے ہر طرح بابرکت کرے اور جن نیک مقاصد کیلئے اجتماع کا انعقاد کیا جاتا ہے انہیں صحیح رنگ میں پورا کرنے کی توفیق دے آمین والسلام

سید عبد الباسط ۔ نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

پروگرام جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۵۲ء

۲۶-۲۷-۲۸ فتح ۱۳۳۱ ہجری شمسی

پہلا دن ۲۶ دسمبر ۱۹۵۲ء بروز جمعۃ المبارک

پہلا اجلاس

۹-۰۰ سے ۹-۱۵ تک ۔ تلاوت قرآن کریم و نظم۔

۹-۱۵ " ۹-۴۵ " افتتاحی تقریر ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز امام جماعت احمدیہ

۹-۴۵ سے ۱۰-۱۵ تک ذکر حبیب حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب بی ڈی سابق مبلغ امریکہ و انگلستان

۱۰-۱۵ " ۱۱-۰۰ " حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے ہیڈ آف دی فلاسفی ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ کالج لاہور

۱۱-۰۰ " ۱۱-۴۵ " اسلام میں خلافت کی اہمیت جناب مولوی عبد المالک خان صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

دوسرا اجلاس (بعد نماز جمعہ و عصر)

۱-۰۰ سے ۱-۱۵ تک ۔ تلاوت قرآن کریم و نظم

۱-۱۵ " ۲-۰۰ " عقیدہ ختم نبوت اور جماعت احمدیہ جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ

۲-۰۰ " ۲-۴۵ " صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام بلحاظ خدمت قرآن کریم جناب مولوی محمد یار صاحب عارف فاضل پراونشل سیکرٹری تبلیغ صوبہ پنجاب

۵ منٹ وقفہ برائے اعلانات

دوسرا دن ۲۷ دسمبر بروز ہفتہ

پہلا اجلاس

۹-۰۰ سے ۹-۱۵ تک تلاوت قرآن کریم و نظم

۹-۱۵ " ۱۰-۰۰ " مودودی لٹریچر جناب حافظ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور

۵ منٹ وقفہ برائے اعلانات

۱۰-۰۵ " ۱۰-۵۰ " اسلامی معاشرہ ۔ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

۵ منٹ وقفہ برائے اعلانات

۱۰-۵۵ سے ۱۱-۴۰ تک احمدیت کے خلاف اعتراضات کا جواب جناب ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی اے ایل ایل بی گجرات

دوسرا اجلاس بعد نماز ظہر و عصر

۱-۳۰ سے ۱-۴۵ " تلاوت قرآن کریم و نظم

تقریر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تیسرا دن ۲۸ دسمبر بروز اتوار

پہلا اجلاس

۹-۰۰ سے ۹-۱۵ تلاوت قرآن کریم و نظم

۹-۱۵ " ۱۰-۰۰ تک دور حاضرہ میں جماعت احمدیہ کی بعض ذمہ داریاں جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب وزیر خارجہ پاکستان

۵ منٹ وقفہ برائے اعلانات

۱۰-۰۵ سے ۱۰-۵۰ تک ۔ مقام محمدیت جماعت احمدیہ کے نقطہ نظر سے ۔ جناب مولوی ابو العطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ

۵ منٹ وقفہ برائے اعلانات

۱۰-۵۵ سے ۱۱-۴۰ " جہاد اور جماعت احمدیہ ۔ جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس فاضل سابق امام مسجد لندن

دوسرا اجلاس بعد نماز ظہر و عصر

۱-۳۰ " ۱-۴۵ " تلاوت قرآن کریم و نظم

تقریر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز امام جماعت احمدیہ

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۵۲ء

خان لیاقت علیخاں مرحوم

خان لیاقت علی خان مرحوم جن کی پہلی برسی ۱۶ اکتوبر ۱۹۵۲ء کو تمام پاکستان میں غم و اندوہ کے جذبات کے ساتھ منائی گئی ہے پاکستان کے پہلے وزیر اعظم تھے۔ پاکستان بنانے والوں کی فہرست میں قائد اعظم کے بعد آپ ہی کا نام آتا ہے، آپ قائد اعظم کے دست راست تھے۔ اور جو جدوجہد مسلم قوم نے اپنا الگ وطن حاصل کرنے کے لئے کی۔ اس میں آپ کا حصہ بہت زیادہ ہے۔ آپ سچے مسلم لیگی تھے۔ اور عموماً تمام عالم اسلام کے لئے اور خصوصاً مسلمانان برصغیر ہند کے لئے سچی ہمدردی دل میں رکھتے تھے۔

بطور وزیر اعظم پاکستان بھی آپ نے پاکستان کے استحکام اور استقلال کے لئے بڑے بڑے کام کئے۔ ان کاموں کا گنوانا اس مختصر سے نوٹ میں ممکن نہیں۔ مگر ہماری دانست میں انہوں نے اپنے وقت میں جو سب سے بڑا کام کیا۔ وہ "قرارداد مقاصد" کی منظوری ہے۔ یہ قرارداد میں اس منشا کے مطابق وضع کی گئی۔ جس منشا کے لئے مسلمانان برصغیر ہند نے اپنے لئے ایک علیحدہ وطن کا مطالبہ کیا۔ آپ کی عظیم تقریر جو آپ نے قرارداد مقاصد پیش کرتے ہوئے اسمبلی میں فرمائی۔ پاکستان کی تاریخ میں ایک ناقابل فراموش بیان ہے۔

ذیل میں ہم آپ کے ایک بیان کا اقتباس درج کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ آپ کے دل میں تقسیم کے بعد مغربی پنجاب کو جن غیر معمولی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا انکا کتنا خیال تھا۔ ماہ ستمبر ۱۹۴۷ء کے نصف میں ہی آپ نے اعلان کیا کہ آپ لاہور میں اپنا ہیڈ کوارٹر بنائیں گے۔ اور وضاحت فرمائی۔ کہ

> "جب سے پاکستان معرض وجود میں آیا ہے۔ اسے سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ایسی مشکلات جن کی نظیر تاریخ عالم میں نہیں ملتی اس سلسلے میں چونکہ سب سے زیادہ بوجھ مغربی پنجاب کی حکومت کو برداشت کرنا پڑا ہے۔ اور اسے آئے روز اہم فیصلے کرنے پڑتے ہیں۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ حالات کے درست ہونے تک میں اپنا ہیڈ کوارٹر لاہور کو بناؤں گا۔"
>
> (روزنامہ الفضل ۱۹ ستمبر ۱۹۴۷ء)

اس بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کو پنجاب کی مشکلات کا کتنا خیال تھا۔ اور پاکستان کی نئی بنیاد مستحکم کرنے کے لئے انہوں نے کتنی جانفشانی سے کام کیا۔

یہ نہایت افسوسناک ستم ظریفی ہے کہ جس پنجاب کی مشکلات کا احساس کرکے انہوں نے اتنی جانفشانی دکھائی۔ اسی پنجاب کے ایک شہر میں عین اس وقت جب آپ نے تقریر شروع کی آج سے ایک سال پہلے ایک شخص نے آپ کو گولی سے ہلاک کر دیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ آپ کی اس دردناک ہلاکت کی تہ میں کیا بات تھی۔ انکوائری جو کی گئی ہے۔ اس میں بہت سے قیاسات پیش کئے گئے ہیں۔ ایک وجہ مذہبی جنون بھی زیر غور لائی گئی ہے۔ اور اس کا باعث اس جارحانہ تنقید کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ جو مرحوم پر بعض اخبارات کرتے رہے ہیں۔ اگرچہ انکوائری کمیشن نے اس پر انحصار نہیں کیا۔ مگر جو باتیں اس میں بیان کی گئی ہیں۔ ان سے یہ قیاس بعید از عقل نہیں ہے کہ ارباب حکومت پر ایسی تنقیدیں جو جائز حدود سے بڑھ جائیں خطرناک نتائج کا باعث ہو سکتی ہیں۔

پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خان دولتانہ نے کل شب آپ کی پہلی برسی کے موقعہ پر گول باغ میں تقریر کرتے ہوئے یہ درست فرمایا ہے کہ کسی کو حکومت کے کسی عہدہ پر متمکن کرنا عوام کے اختیار میں ہے۔ عوام ہی اسکو ہٹا بھی سکتے ہیں لیکن ہمیں چاہیئے کہ جب ہم نے کسی کو حکومت کے اختیارات سونپے ہیں۔ تو جب تک ہم اس کو آئینی طور پر ہٹا تے نہیں اس پر اعتماد کیا جائے۔ اور ایسی جارحانہ تنقیدیں اس پر نہ کی جائیں جس سے اس کے خلاف عوام میں اشتعال کے جذبات برانگیختہ ہو سکتے ہوں۔

وزیر اعلیٰ کی یہ رائے نہایت صائب ہے ایک شخص جس کی حب الوطنی ثابت شدہ ہے جس کی ملک اور ملک کے شہریوں سے ہمدردی بے لاگ ہے۔ خواہ اس سے بڑی بڑی غلطیاں بھی سرزد ہوں۔ ہمارا انداز تنقید تعمیری ہونا چاہیئے۔ اور تنقید جائز حدود کے اندر رہنی چاہیئے۔

الغرض خان لیاقت علی خاں کی بے وقت اور ایسی دردناک موت ہمارے لئے بہت بڑا سبق رکھتی ہے۔ جس کا سیکھنا ہمارے آتش بیان مقررین اور شعلہ نویس نامہ نگاروں کے لئے نہایت ضروری ہے۔ خواہ یہ ثابت بھی ہو جائے کہ آپکو محض مذہبی جوش جنون کی وجہ سے نہیں ہلاک کیا گیا:

احراریوں کی نئی افترا

کل ہم نے مفتریان ازل احراریوں کے ترجمان "آزاد" کی اس نئی افترا کا سرسری ذکر کیا تھا۔ جو اس نے صاحبزادہ وسیم احمد سلمہ اللہ تعالےٰ کی آمد کے متعلق ایجاد کی ہے۔ اور عرض کیا تھا کہ کس طرح "آزاد" کے افترا تراش نے آزاد کشمیر کے مصنوعی نامہ نگار خصوصی کا پارٹ خود ادا کیا ہے ہم نے آزاد کی مفتریانہ سرخیاں نقل کی تھیں۔ "آزاد" کا کذب باف نہ صرف آزاد کشمیر کے مصنوعی نامہ نگار خصوصی کا پارٹ ادا کرتا ہے۔ بلکہ اداریہ بھی اسی افترا کی بناء پر لکھتا ہے۔ اور اس میں اتنی ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ کہ کہتا ہے کہ قادیان کے احمدی پاکستان میں آتے جاتے رہتے ہیں۔ اور ان کے تبادلے ہوتے ہیں۔ حالانکہ آج پاکستان اور بھارت کا بچہ بچہ جانتا ہے۔ کہ دونو ملکوں کے موجودہ باہمی آمدورفت کے تعلقات کی بناء پر ایسا ممکن ہی نہیں۔ بھارت کا کوئی باشندہ پاکستان کے ہائی کمشنر کے پرمٹ کے سوا پاکستان میں نہیں آ سکتا۔ اور نہ پاکستان کا کوئی باشندہ بھارت کے ہائی کمشنر کے پرمٹ کے بغیر بھارت جا سکتا ہے۔ پرمٹ کے حصول میں اتنی دقتیں ہیں کہ اکثر شریف آدمی ان دقتوں کی وجہ سے ضروری سفر سے بھی باز رہتے ہیں چہ جائیکہ کوئی جب جی چاہے چلا جائے جب جی چاہے آجائے۔ جو احمدی درویش قادیان میں مقیم ہیں شاید ان کے سوا کوئی مسلمان قادیان تو کیا سارے مشرقی پنجاب میں موجود نہیں۔ اور یہ ناممکن ہے۔ کہ وہ پرمٹ کے بغیر پاکستان آ جا سکیں۔ جہاں تک جماعت کا تعلق ہے قادیان کا مرکز صرف بھارت کے احمدیوں کے لئے مخصوص ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے شروع ہی میں پاکستان کا احمدی مرکز قادیان کے مرکز سے علیحدہ کر دیا تھا۔ ملاحظہ ہو۔

> "تمام جماعت ہائے پاکستان اور بیرون ہند کو مطلع کیا جاتا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے لاہور (اب ربوہ) میں ایک دوسرا مرکز قائم کیا ہے ..... یہ مرکز قادیان سے الگ بالکل مستقل طور پر کام کرے گا ...
>
> .. (قادیان کا مرکز صرف ہندوستان کے لئے ہوگا) وغیرہ وغیرہ"
>
> (نہایت ضروری اعلان الفضل ۱۸ ستمبر ۱۹۴۷ء ص۳)

یہ ایک حقیقت ہے کہ دونوں ہندوؤں اور مسلمانوں کے بہت سے خاندان ایسے ہیں کہ جن کے کچھ افراد پاکستان کے شہری ہیں اور کچھ افراد بھارت کے جو اپنے اپنے ملک کے وفادار ہیں پھر بھارت میں بہت سے ایسے مسلمان رہ گئے ہیں جو تقسیم کے قائل تھے۔ اور جنہوں نے پاکستان کے قیام کے لئے سرتوڑ کوشش کی تھی۔ لیکن اب ایسے تمام مسلمان بھی بھارت کی وفادار رعایا ہیں جیسا کہ قائد اعظم کے مشورہ سے تصدیق ہوتی ہے ملاحظہ ہو۔

> "ہندوستان میں رہنے والے اپنے مسلمان بھائیوں کو میں یہی مشورہ دونگا کہ وہ جس مملکت میں رہیں۔ اس کے ساتھ پوری پوری وفاداری کا ثبوت دیں"
>
> (اقوال دانش۔ افسران حکومت پاکستان سے خطاب ۱۱ اکتوبر ۱۹۴۷ء)

اسی طرح بہت سے کانگرسی ہندو غیر مسلم پاکستان کے وفادار شہری ہیں۔ جن خاندانوں کے کچھ افراد پاکستان اور کچھ افراد بھارت کی رعایا ہیں۔ ان کے افراد پرمٹ کے ذریعہ سخت ضرورت کے وقت ایک دوسرے ملک میں آ جا کر ملتے ہیں۔ باہم شادیاں بھی کرتے ہیں۔ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد جو شادی کے لئے یہاں تشریف لائے ہیں قادیان میں مقیم ہیں۔ اور بھارت کے شہری ہیں۔ آپ پہلی دفعہ پاکستان میں تشریف لائے ہیں۔ مگر "آزاد" کا یہ ظالم افترا طراز آپ کی اپنے خاندان سے اس مختصر سی ملاقات پر بھی خوش نہیں۔

خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا ظاہر و باطن یکساں ہے۔ باوجودیکہ احراری اور مخالفین احمدیت افترا پر افترا تراشتے ہیں مگر جماعت احمدیہ تقسیم پاکستان کے کردار میں ایک ذرا سا بھی نقص کبھی ثابت نہیں کر سکے۔ وہ قانوناً قائم شدہ حکومت کے خلاف جس کے زیر سایہ وہ آزادی سے زندگی بسر کر رہے ہوں بغاوت یا غداری کو منافی ایمان سمجھتے ہیں۔ کوئی احمدی جو پاکستان کا شہری ہے ایماناً پاکستان کا وفادار ہے۔ اور اس کو کسی طرح کا نقصان پہونچانا دین و دنیا کا خسارہ خیال کرتا ہے۔ ہر دوسرے احمدی کی طرح حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بھی اس کو اپنا ایمان سمجھتے ہیں۔ اور اسلام کا صحیح اصول مان کر اس کے پابند ہیں۔ لیکن احراری چونکہ سوا اپنے پیٹ کے کسی کے بھی وفادار نہیں۔ اس لئے وہ سمجھتے ہیں کہ سب لوگ انہی کی طرح بے اصولے ہیں۔ جماعت احمدیہ

(باقی دیکھیں صٓ پر)

شذرات

پاکستان ہمارا ہے

سید فیض الحسن نے اپنی ایک تقریر کے دوران بلند یہ کہا۔

"میرا نعرہ یہ ہے کہ احمد مجتبےٰ کے دشمنوں (مراد احمدیوں ناقل) کے لئے میرے ملک میں کوئی جگہ نہیں"۔
(زمیندار ۵ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

احراریوں نے قیام پاکستان سے قبل بھارت زندہ باد کا نعرہ لگاتے ہوئے مسلمانوں کو یہ بتا دیا تھا کہ :۔ "احرار کا وطن لیگی سرمایہ دار کا پاکستان نہیں" (خطبات احرار صفحہ ۹۲)

اسی طرح "امیر شریعت" نے بمبئی میں وعظ کیا۔

"پاکستان کے دونوں اجزا ایک دوسرے سے علیحدہ ہوں گے۔ اور ان کے درمیان ۲۶ کروڑ ہندوؤں کی زبردست حکومت ہوگی۔ جن کے پاس سرمایہ ہوگا۔ ہنرمند صاحب دماغ ہوں گے۔ جواہر لال نہرو ہوگا۔ گاندھی جی مہاراج ہوں گے۔ راجگوپال اچاریہ ہوگا۔ مالوی جی ہوں گے۔ برخلاف اس کے بنگال پنجاب سندھ سرحد کے مسلمان زیادہ تر کمی یعنی لوہار موچی۔ بڑھئی کسان، مزدور ہیں۔ حتیٰ کہ پنجاب کے بعض علاقوں میں مسلمان بھنگی کا کام کرتے ہیں"۔
(سوانح قائد اعظم از رئیس احمد جعفری)

اس کے برعکس

- پاکستان ہمارے تیس سالہ نظریہ اتحاد کی عملی تعبیر ہے۔
- اس کی خاطر ہم نے ہندو سکھ اور احراری سے ٹکر لینا قبول کیا۔
- ہماری مسلسل جدوجہد سے وہ معرض وجود میں آیا۔

پس پاکستان ہمارا ہے، اور جب تک ہمارے جسم میں خون کا ایک قطرہ بھی موجود ہے کوئی اندرونی یا بیرونی دشمن اس کی طرف ٹیڑھی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا۔

اور وہ لوگ جو یہاں بیٹھے ہوئے مدت سے نہرو گاندھی راجگوپال اور مالویہ کا انتظار کر رہے ہیں۔ **انہیں اپنا بوریا بستر باندھ کر فوراً بھارت یا افغانستان چلا جانا چاہیئے۔** تاکہ ہمارا مقدس وطن پاکستان ناپاک عنصر سے پاک ہو جائے۔

پاکستان پائندہ باد

آل پلیٹجز کنونشن

مولانا اختر علی خان نے ایک نکتہ بتاتے ہوئے کہا۔

"مرزائیت کو شکست فاش دینے کے لئے دعوت و تبلیغ کے فرائض سنجیدگی اور خلوص سے ادا کرنے کی ضرورت ہے۔" (زمیندار ۲۱ ستمبر ۱۹۵۲ء)

سنجیدگی اور خلوص کی ضرورت کا احساس نہایت درجہ قابل تحسین ہے۔ مگر کیا کیا جائے۔ آپ کے والد محترم ہی کہتے ہیں۔

"یزیدیت اپنی پوری طاقتوں کے ساتھ قادیان سے سر نکال رہی ہے۔ اگر زمیندار یزیدیت کے خلاف جہاد کر رہا ہے۔ تو زمیندار کے لئے قربانی کرو۔ اگر نور افشاں یزیدیت کا خاتمہ کر رہا ہے تو نور افشاں کی مدد کرو۔ اگر آریہ مسافر یزیدیت کے خلاف برسر جنگ ہے تو اس بارہ میں آریہ مسافر کے ساتھ ہو **قادیانیت کے مقابلہ میں ہندو مسلم اور عیسائی کا سوال فضول ہے۔ جہانتک قادیانیت کا تعلق ہے مخلوق خدا کو متحد ہو کر جنگ کرنا چاہیئے**"
(زمیندار ۲۴ مارچ ۱۹۳۳ء)

لہذا قادیانیت کو شکست فاش دینے اور تحریک ختم نبوت کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے ضروری ہے کہ علما کنونشن کا تیار کردہ حجرہ توڑ کر اس کی جگہ آل پلیٹجز کنونشن کا محل تعمیر کیا جائے۔ توقع ہے کہ اس سکیم پر عمل کرنے سے نور افشاں اور آریہ مسافر کے دفاتر خود ہی امہات المومنین **تاویل القرآن۔ کلیات آریہ مسافر۔ ستیارتھ پرکاش اور کلام الرحمٰن ویدٔ ہے یا قرآن کے بے شمار سیٹ سپلائی کر دیں گے** اور کنونشن مالی بوجھ سے بھی بے نیاز ہو جائے گی

محمدؐ عقیدہ و دین کا جزو نہیں؟

"زمیندار" کئی دنوں سے چیخ رہا ہے۔

"زمیندار نے کب یہ مطالبہ کیا ہے کہ آئیندہ کسی شخص کو محمدؐ کا استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ اعتراض ہے تو صرف اس بات پر کہ وہ القاب کیوں استعمال کئے جاتے ہیں۔ جو مسلمانوں کے دین و عقیدہ کا جزو بن چکے ہیں۔ مثلاً صحابی۔ اصحاب صفہ مسجد اقصےٰ اور عرفات وغیرہ"
(۲۸ ستمبر ۵۲ء)

ہر سچا مسلمان محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقدس نام کی برکت سے زندہ ہے اور محمدؐ ہی (فداہ ابی وامی) اس کے تمام افکار و اعمال کی روح ہے۔

لیکن مولانا اختر علی اور آپ کے رفقا کے نزدیک عرفات بھی دین و عقیدہ کا جزو ہے۔ اصحاب صفہ بھی جزو ہیں اور مسجد اقصےٰ بھی جزو ہے مگر جزو نہیں تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم

فتنہ تکفیر کے جواز کی کوشش

تاریخ اسلام کا ایک ایک ورق گواہ ہے کہ گلشن رسالت کی ویرانی کے واحد ذمہ دار اکثر یہ علما تھے۔ جن کی چیرہ دستیوں سے خدا کا کوئی ایک بندہ بھی محفوظ نہ رہ سکا

یہ حقیقت شائد کبھی اوجھل ہو جاتی۔ مگر ہمارے زمانہ کے علما نے جو پارٹ ادا کیا۔ اس نے ایک بار پھر گزشتہ حوادث کی یاد تازہ کر دی۔ اور آج کفر بازی کے نشے دل و دماغ پر اس درجہ چھائے ہوئے ہیں۔ کہ اس فتنہ کے جواز میں دلائل مہیا کرنے کی غرض سے **باقاعدہ ریسرچ گاہیں موجود ہیں۔**

چنانچہ حال ہی میں ایک مولانا نے فرمایا ہے۔

"جن علما نے مرزا صاحب کی تکفیر کی ہے۔ ان میں صرف وہی علما نہیں جنہوں نے بلاوجہ تکفیر کو اپنا مشغلہ بنا رکھا ہے۔ تکفیر کرنے والوں میں محتاط علما محققین بھی ہیں۔" (آزاد ۳۰ ستمبر ۵۲ء)

ہمارے مولانا نے سراسیمگی کے عالم میں معذرت نامہ تو پیش کر دیا۔ مگر یہ سوچنے کی تکلیف گوارا نہیں فرمائی۔ کہ آپ نے برأت ثابت کرنے کی بجائے الٹا محققین پر ناپاک الزام لگا کر خود کو مجرم بنا دیا ہے۔

کیونکہ واقعات سے ثابت ہے، کہ ایسے محتاط محققین نے ہرگز اس فتنہ میں حصہ نہیں لیا۔ بلکہ ان میں سے ایک طبقہ نے حضرت مسیح موعودؑ کے حلقہ عقیدت میں شمولیت اختیار کر لی۔ اور دوسرا طبقہ آخر دم تک حضور کے پیدا کردہ انقلاب اور آپ کے کارناموں کا مداح رہا۔

چنانچہ حضرت مولوی نور الدین، حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف شہیدؓ مولانا برہان الدینؒ مولانا عبد الکریمؓ اور حضرت پیر غلام فرید صاحب پہلے طبقہ کی نمایاں شخصیتیں ہیں۔

دوسرے طبقہ میں سے مولوی سراج دین صاحب۔ مولوی عبد اللہ العمادی۔ علامہ شبلی شمس العلماء میر حسن صاحب سیالکوٹی مولانا محمد علی جوہر اور مولانا عبد الحلیم شرر کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

ان کو چھوڑ کر باقی علما صرف وہ رہ جاتے ہیں۔ جنہوں نے کفر سازی کے کارخانے چالو کر رکھے ہیں اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے جمع شدہ فتاوے کو سندائی دستاویز سمجھا ہوا ہے حالانکہ مولوی صاحب موصوف نے ۱۹۱۳ء میں منصف درجہ اول کی عدالت میں بطور گواہ یہ حلفی بیان دیا تھا۔

"سب سے اول فرقہ حنفی ایک فرقہ احمدی بھی اب تھوڑے عرصہ سے پیدا ہوا ہے۔ یہ فرقہ بھی قرآن و حدیث کو یکساں مانتا ہے۔ کسی فرقہ کو جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ **ہمارا فرقہ مطلقاً کافر نہیں کہتا۔**"
(مسل مقدمہ نمبر ۳۰۰ بنام رحمت اللہ ساکن منظم آباد ۱۹۱۳ء)

حیرت ہے کہ رئیس المکفرین نے اپنے فتوے سے رجوع کر لیا۔ مگر آپ ہیں کہ پرانے ڈگر کو چھوڑنے کا نام ہی نہیں لیتے۔

مولانا کو سوچنا چاہیئے کہ وہ "علما محققین" کی آڑ میں اپنے **خلاف ڈگری تو نہیں** دے رہے ہیں؟

بدحواسی کے کرشمے

"آزاد" ۳۰ ستمبر ۵۲ء میں لکھا ہے۔

"انگریز نے مرزا غلام احمد کو پیدا کیا۔ تاکہ وہ مسلمانوں کے دلوں سے جہاد کا جذبہ ختم کر دے"۔

قارئین! احراری لیڈر پہلے تو انگریز کو اپنی تمام سازشوں کے باوجود انسان ہی سمجھتے تھے لیکن اب اس کے **خالق** ہونے کی تبلیغ بھی شروع کر دی ہے! لیکن بدحواسی کے یہ کرشمے یہیں ختم نہیں ہو جاتے اور سنیئے اسی شمارہ میں ایک احراری مولانا کی تقریر کا ملخص بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"مرزائی رائفلیں گولیاں اور توپیں ربوہ میں جمع کر رہے ہیں۔ آپ ہی اندازہ لگائیے کہ یہ فوجی انقلاب کی تیاری ہمارے خلاف نہیں تو اور کس کے خلاف ہے"

احراری جواب دیں کہ اگر جماعت احمدیہ کے بانی نے جذبہ جہاد کو ختم کرنے کے لئے دعوےٰ کیا تھا تو آپ کی جماعت فوجی انقلاب کا تصور بھی کیسے کر سکتی ہے اور اگر ایسا نہیں تو جذبہ جہاد کی منسوخی چہ معنے دارد؟

"میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

سیلون میں تبلیغ اسلام

لیکچرز۔ تقسیم لٹریچر۔ تبلیغی دورہ۔ ملاقاتوں کے ذریعہ تبلیغ اسلام۔ جماعت کی تربیت

رپورٹ بابت ماہ اگست

(از مکرم محمد اسماعیل صاحب منیر مبلغ سیلون)

یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے ماہ زیر رپورٹ میں سیلون مشن کے کام میں خاطر خواہ ترقی فرمائی اور ہزاروں افراد تک حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کا موقعہ دیا۔ مختصر سی رپورٹ ہدیہ قارئین ہے تاکہ احباب جماعت اپنی دعاؤں میں خاص طور پر اس نوزائیدہ مشن کو جس کا پہلا سال ۷ اگست ۵۲ء کو پورا ہوا ہے یاد رکھیں۔

لیکچرز

اس ماہ میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے پبلک لیکچروں کے انتظام کرنے کا موقعہ ملا جس کی کامیابی کا سہرا مکرمی و محترمی جناب مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری کے سر ہے آپ ۲۲ جولائی کو یہاں پہنچے تھے اور ہفتہ وار لیکچر تامل زبان میں دیتے رہے اگست کے پہلے اور دوسرے اتوار کو احمدیہ مشن ہاؤس میں انتظام کیا گیا تھا۔ پہلا لیکچر "مذہب اور امن عالم" اور دوسرا لیکچر "اسلام اور مسلمان" کے عنوان پر تھا۔ جلسہ کا اعلان بذریعہ تقسیم نوٹس کر دیا گیا تھا جس کو ہمارے خدام نے نہایت سرگرمی سے نبھایا۔ علاوہ ازیں زیر تبلیغ احباب کو خاص دعوت ناموں کے ذریعہ سے بھی بلایا گیا تھا۔ لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ کافی دور تک بیٹھے ہوئے دوست بھی مستفید ہوتے رہے۔ بہر حال دونوں ابتدائی لیکچر نہایت کامیاب رہے۔ تیسرے اتوار کو ہمارا جلسہ کولمبو کے بہترین اور وسیع ترین پبلک پارک میں تھا جس کو Galle Face Green کہا جاتا ہے اس کا اعلان ملک کے مشہور انگریزی اور تامل کے اخبارات کے ذریعہ سے کر دیا گیا تھا۔ پھر اشتہار بھی پہلے سے دوگنی تعداد میں تقسیم کئے گئے تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے حاضرین کی تعداد سینکڑوں تھی۔ لیکچر کا عنوان "کیا انسان کو مذہب کی ضرورت ہے" تھا۔ جلسہ دو گھنٹہ تک جاری رہا خاتمہ پر اپنا لٹریچر مفت تقسیم کیا گیا۔ چوتھا لیکچر کولمبو سے شمالی جانب ۲۳ میل پر واقعہ شہر نگمبو میں تھا۔ ہماری جماعت کی وہاں اپنی مسجد ہے الحمد للہ۔ وہاں کا ٹاؤن ہال نہایت وسیع اور سمندر کے کنارے واقع ہے۔ اکثر لوگ سیر کیلئے وہاں آتے ہیں۔ ہمارا جلسہ بھی شام کے ۴½ سے ۶½ بجے تک ہوا۔ عنوان "اتحاد مذاہب" تھا لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ ہر شخص دور دور کا وہی بہرہ اندوز ہو رہا تھا۔ وہاں بھی خاتمہ پر لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ ہماری ہر میٹنگ کی رپورٹ یہاں کے مقامی اخبارات میں شائع ہوتی رہی۔ اور اس کا ہمیں بہت ہی فائدہ رہا۔ کیونکہ کولمبو سے نکلنے والی اخباریں ہی سارے ملک میں جاتی ہیں۔ اس طرح ایک ایک اخبار کی اشاعت تیس چالیس ہزار تک عموماً ہوتی ہے۔ بہر حال سیلون مشن کی طرف سے یہ کام نہایت وسیع پیمانہ پر شروع کیا گیا۔ اور خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے نہایت احسن رنگ میں کامیابی عطا فرمائی۔

تقسیم لٹریچر

مختلف ممالک کے مشنوں سے برآمد شدہ لٹریچر کی تقسیم کیلئے مختلف ذرائع سے کام لیا جاتا رہا۔ یہاں کی لائبریریوں میں بطور Donation رکھوانے کے لئے بھی مہم جاری ہے۔ عنقریب دو لائبریریوں میں قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ رکھوایا جا رہا ہے۔ مشن ہاؤس میں بھی Lending System پر لائبریری شروع ہے۔

اس ماہ میں ۱۷۱ عدد کتب مختلف زیر تبلیغ احباب نے مطالعہ فرمائیں۔ پندرہ بیس صفحات کے ٹریکٹ مفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ اگست میں پچاس مختلف قسم کی چھوٹی چھوٹی کتب مفت تقسیم کی گئیں جن کا ایک حصہ بذریعہ ڈاک بھیجا گیا اور باقی خود جا کر یا مشن ہاؤس میں آنے والے بھائیوں کی خدمت میں پیش کیا جاتا رہا۔ دو چار صفحات کے پمفلٹ سینکڑوں کی تعداد میں ہر اتوار کو اور خاص طور پر اپنے جلسہ کے اختتام پر تقسیم کئے جاتے رہے۔

ربوہ سے آمدہ "ریویو آف ریلیجنز امریکہ کے مسلم سن رائز۔ اسرائیل سے "البشریٰ" اور گلاسگو کے مسلم ہیرلڈ" کی ترویج اور ترسیل میں بھی باقاعدگی رہی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اب قدم رو بہ ترقی ہے مقامی طور پر قرآنی اسباق کا سلسلہ بذریعہ ڈاک شروع کر رکھا ہے۔ اس ماہ میں بھی اس کو خود تیار کر کے پھر خود ہی ٹائپ کیا اور پھر Duplicator میں دستی کاپیاں بنا کر خواہشمند احباب کو پوسٹ کی گئیں۔ اس سے غیر مسلموں کیلئے بھی اسلام کو سمجھنے کی آسان راہ ہے۔ ارادہ ہے کہ جلد از جلد ہی اس کو ایک ماہانہ میگزین کی شکل دی جائے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کیونکہ یہاں کامیاب ذریعہ تبلیغ اشاعت لٹریچر ہی ہے۔ علاوہ ازیں تامل زبان کے علاقوں میں "وفات مسیح کے مسئلہ پر کتاب کی اشد ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ چنانچہ مکرمی مولوی عبد اللہ صاحب نے یہاں آتے ہی اس کام کو شروع فرمایا اور اب بحاس کے قریب صفحات چھپ چکے ہیں مزید اسی قدر اور ہوں گے۔ بہر حال کتاب پہلی دفعہ اس سال کے اندر اندر منصۂ شہود پر آ جائیگی انشاء اللہ۔ علاوہ ازیں تبلیغی خطوط کی تعداد ایک سو پچاس تک رہی۔

تبلیغی دورہ

یہاں کی زبان کی ناواقفیت کی بنا پر میرے لئے باہر دیہات کا دورہ کرنا نہایت ہی مشکل امر تھا۔ مکرم مولوی صاحب کی آمد پر اس ضروری پروگرام کی طرف بھی توجہ دی گئی۔ چنانچہ اس ماہ ۱۶۵ میل کا لمبا دورہ بذریعہ لاری کیا گیا۔ پانچ افراد کا گروپ چار مختلف شہروں میں سے ہوتا ہوا پانچ دن کے بعد کولمبو پہنچا۔ راستہ میں بعض مولوی صاحبان سے بھی گفتگو کا موقعہ ملا۔ اور شمالی علاقہ میں تجارتی شہر Kurunegala میں لیکچر کے لئے انتظامات کا جائزہ لیا۔ چنانچہ حالات کو نہایت موزوں پایا۔ امید ہے جلد یا بدیر وہاں بھی ایک دو لیکچروں کا انتظام ہو سکے گا۔

اس دورہ میں ہمیں ایک ایسی جگہ پر بھی جانا پڑا جہاں صرف ایک احمدی تھا جس کا نام مکرم ابوالحسن صاحب ہے۔ انہوں نے نہایت محنت اور جانفشانی سے اپنے دوستوں اور علاقہ کے تاجروں سے تبلیغی گفتگو کروانے کی کامیاب سعی فرمائی۔ خدا تعالیٰ خود انہیں جزائے احسن عطا فرمائے۔ آمین

ملاقاتیں

بعض نئے دوست جو ہمارے اجلاسوں میں آتے ہیں ان سے واقفیت پیدا کرنے کے بعد ان سے بعد میں بھی ملنے کے مواقع بہم کئے جاتے رہے۔ تاکہ تبلیغی گفتگو کا موقعہ مل سکے۔ اسی طرح بہت سے زیر تبلیغ احباب لائبریری کی کتب کی تبدیلی اور دیگر ضروری سوالات کے جواب کیلئے تشریف لاتے رہے بعض مجالس میں بھی جانے کا موقعہ ملا۔ یہاں کی لائبریریوں میں جاتا رہا۔ اور اس طرح نئے دوستوں سے تعارف ہوتا رہا Jehovah's Witnesses فرقہ کے عیسائیوں کے ہاں ایک پبلک لیکچر میں خاکسار مکرمی مولوی صاحب کی معیت میں گیا۔ ان کا مبلغ سے ایک بڑا ہی دری نقرہ یہ کر رہا تھا۔ یہ لوگ مسیح کی آمد ثانی کو روحانی رنگ میں وقوع پذیر سمجھتے ہیں۔ ایک سالانہ مقابلہ قرآن مجید میں بطور جج شامل ہونے کا موقعہ ملا۔ ایک سفیر بھی اس تقریب میں شریک ہوئے۔ اور خاکسار نے Review کا تازہ نمبر ان کی خدمت میں پیش کیا۔ اسی طرح اور بھی لوگوں سے تعارف کا موقعہ پیدا ہو گیا۔ اس کے بعد تقسیم انعامات اور سالانہ ڈنر کی تقریب تھی جس میں شریک ہوا

جماعت کی تربیت

جماعت کے کارکنوں نے اس سب کارگذاری میں جو نیک اور عمدہ نمونہ پیش کیا وہ واقعی خدا تعالیٰ کے فضل و احسان کا نتیجہ ہے۔ جلسوں کا انتظام۔ گورنمنٹ آفیسران اور پولیس سے بار بار جگہ اور دیگر امور کی اجازت لینا دیگر سب کاموں میں وقت اور محنت کے علاوہ روپیہ بھی پانی کی طرح بہانا قابل رشک رہا۔

عید الاضحیٰ

۳۱ اگست کو تھی۔ نماز کے لئے ایک گورنمنٹ سکول میں انتظام کیا گیا تھا۔ جس کی اجازت ایک زیر تبلیغ دوست کے ذریعہ سے نہایت آسانی سے مل گئی تھی۔ مردوں کے علاوہ عورتیں اور بچے بھی نماز میں شامل ہوئے۔ یہ بھی خدا تعالیٰ کا فضل ہے جو احمدی عورتوں کو حاصل ہوا۔ باقی مسلمان عورتوں کیلئے کوئی انتظام نہیں ہوتا۔

لجنہ اماء اللہ

اسی طرح احمدی عورتوں کو لجنہ اماء اللہ کی تنظیم سے بھی خاطر خواہ فائدہ پہنچ رہا ہے۔ اس ماہ میں بھی انکی پندرہ روزہ دو میٹنگیں ہوئیں۔ چندہ کی باقاعدگی بھی ہو رہی ہے۔ لجنہ مرکزیہ کے دفتر کیلئے بھی رقم جمع ہو رہی ہے۔ اس ماہ میں ان کی مجلس کا باقاعدہ انتخاب بھی عمل میں لایا گیا تھا۔

خدام الاحمدیہ

ماہ اگست میں مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کو بھی عمل میں لایا گیا۔ کیونکہ یہاں کے نوجوانوں کی تربیت اور ٹریننگ کا کوئی انتظام نہ تھا۔ خدا تعالیٰ خدام کو اس سکیم سے خاطر خواہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ علاوہ ازیں کولمبو اور نگمبو کی جماعتوں میں جماعتی تربیتی اجلاس منعقد ہوتے رہے جماعت نگمبو کی لجنہ کی بھی نگرانی کی گئی۔

بالآخر احباب جماعت سے ہمدردانہ درخواست ہے کہ اس مادیت زدہ عالم میں ویسے تو ہر جگہ ہی مذہب کا نام لینا بھی دشوار ہے مگر خاص طور پر سیلون میں جو روح موجود ہے اس کیلئے خاص طور پر دعاؤں کی ضرورت ہے کہ خدا تعالیٰ اس ملک کو جس نے اسلام کے دور اول میں اسلام سے نمایاں تعلق رکھا اب دور ثانی میں اس سے مکمل طور پر پیوستہ کر دے۔ آمین ثم آمین

کیا یہ لوگ بھی غدّار تھے؟

(از مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی مبلغ سلسلہ)

جس کسی چھوٹے بڑے احراری لیڈر کی تقریر سنو۔ وہی راگ الاپتا دکھائی دے گا۔ کہ "مرزا غلام احمدؑ قادیانی نے اپنی کتابوں میں حکومت برطانیہ کی بڑی سرا[illegible] کی ہے۔ اس کے ماننے والے انگریزوں کی اطاعت کرتے رہے ہیں۔ اس لئے یہ گروہ اسلام اور مسلمانوں کا خیرخواہ نہیں ہو سکتا بلکہ غدّار ہے غدّار۔"

اگر انگریزی حکومت کی وفاداری اور اطاعت کرنا کوئی بڑا جرم تھا۔ جس کی پاداش میں احمدیوں کو کیفر کردار تک پہنچانا تمہارے نزدیک ضروری ہے۔ تو اس جرم کے مرتکب صرف احمدی ہی نہ تھے۔ بلکہ فقہائے اسلامیہ کے ہزاروں لاکھوں افراد بھی احمدیوں کے ساتھ اسی جرم میں شریک تھے۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ احمدی تو احراری مولویوں کے نزدیک قابل سزا اور غدار قوم و ملت ٹھہرے۔ لیکن دوسرے سب مسلمان جنہوں نے نہ صرف حکومت برطانیہ کی عملاً اطاعت کی۔ بلکہ ان کے ذمہ دار اکابر نے اپنی تقریر و تحریر میں انگریزوں کی ایسی مدح سرائی کی۔ کہ کسی اور نے نہ کی ہوگی۔ وہ آپ حضرات کے نزدیک پاک وصاف اور ہر قسم کی غلطی اور جرم سے مبرّا قرار دیئے گئے۔ آخر انصاف بھی تو کوئی چیز ہے؟

جماعت احمدیہ کے خلاف حال ہی میں "آزاد" کا جو "مطالبہ نمبر" شائع ہوا ہے۔ اس میں بھی یہی دیرینہ رٹ لگائی ہے۔ اور اس کے صفحہ ۱۲ پر زیر عنوان "۱۸۵۷ء سے قیام پاکستان تک مرزائیوں کی سیاسی غداریوں کا تذکرہ" انگریزوں کی اطاعت کے بارہ میں بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کی کتاب "کتاب البریہ" اور موجودہ امام حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمدؓ صاحب ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر سے چند سطور درج کی ہیں۔

ذیل میں ہم بعض ذمہ دار ہستیوں کے چند حوالجات درج کر کے زعمائے احرار سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ ان اصحاب کے بارہ میں آپ حضرات کا کیا فتویٰ ہے۔ کیا یہ لوگ بھی احمدیوں کی طرح قوم و ملّت کے غدّار اور پاکستان کے دشمن ہیں۔

پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری

چند سال ہوئے۔ پیر صاحب نے تاج برقی پریس سیالکوٹ سے ایک اشتہار شائع کرایا۔ جس میں آپ نے لکھا:۔

"میں ہمیشہ سے گورنمنٹ کا وفادار رہا ہوں اور جب تک میرے مذہبی احساسات کا احترام کیا جائے گا۔ انشاء اللہ وفادار رہوں گا۔۔۔۔۔ میرا دعویٰ ہے۔ کہ مسلمان گورنمنٹ کے سچے وفادار ہیں۔ بلکہ گورنمنٹ کی حقیقی وفادار اگر کوئی قوم ہے تو وہ مسلمان ہیں۔ مسلمانوں نے من حیث القوم آج تک گورنمنٹ کے خلاف کوئی بغاوت یا خلاف ضابطہ کوئی کارروائی نہیں کی۔" (منقول از اخبار اہلحدیث ۲۹ر نومبر ۱۹۳۵ء)

مسلم رہنماؤں کا اعلان

۵ر جون ۱۹۳۲ء کو مسلم رہنماؤں نے ایک اعلان جاری کیا۔ جس میں علاوہ اور باتوں کے اپنے دعویٰ کی تائید میں ذیل کے دلائل بھی دیئے۔

"ہندوستانی فوج میں مسلمان سپاہیوں کی تعداد مسلمان آبادی کے تناسب سے بہت زیادہ ہے جنگِ عظیم میں مسلمانوں نے شہنشاہ معظم کی بھرتی کی دعوت کا شاندار جواب دیا۔ اور مسلمان سپاہی بڑی بڑی مصیبتوں کا مقابلہ کرتے ہوئے جرمن دشمنوں کے علاوہ اپنے ان ہم مذہبوں سے بھی لڑے۔ جن کے ساتھ ان کو یگانگت تھی۔

انگریزوں نے اکثر دفعہ کہا ہے۔ کہ جنگ عظیم میں پنجاب کا اتنا خون بہا۔ کہ وہ سفید ہو گیا۔ اور پنجاب کی فوج کی غالب اکثریت مسلمان تھی۔ اسی طرح صوبہ سرحد سرحدات ہند اور بلوچستان کی پولیس ملیشیا اور فرنٹیئر کانسٹیبلری کی نمایاں اکثریت مسلمان ہے۔ جسے ہمیشہ اپنے ہی اعزہ و اقارب سے جنگ کرنا پڑتی ہے۔" (ہمارے فرقہ دارانہ فیصلے کا استدراج صفحہ ۱۰۳)

(مصنفہ مولوی مظہر علی صاحب اظہر سابق جنرل سکرٹری مجلس احرار)

مکہ معظمہ کا اخبار "القبلہ"

اخبار "القبلہ" اپنی ایک اشاعت میں لکھتا ہے:۔

"عرب اس غرض کو مدنظر رکھ کر یہ جانتے ہیں۔ کہ اس زمانہ میں ہم اکیلے زندہ نہیں رہ سکتے۔ تاوقتیکہ ہمارا کوئی حلیف نہ ہو۔ جو ہم کو قوت دے۔ اور ہم اس کو قوت دیں۔ اس غرض کے لئے ہم انگریزی حکومت کو پسند کرتے ہیں۔ کیونکہ مشرق اور بلاد عرب میں جو انگریزی حکومت کے تعلقات ہیں۔ وہ کسی اور کے نہیں۔ عرب جب متفق ہو کر اپنا مطلوب حاصل کرنا چاہیں گے۔ تو انگریزی حکومت ان کے لئے بہت اچھی حلیف ثابت ہوگی۔" (اخبار القبلہ مکہ معظمہ ۱۶ر جمادی الثانی مطابق ۱۳ر فروری ۱۹۲۲ء منقول از اخبار اہلحدیث ۱۴ر اپریل ۱۹۲۲ء صفحہ ۱۱)

مولوی حبیب الرحمٰن صاحب شروانی رئیس بھیکم پور

شروانی صاحب ندوۃ العلماء کے ایک جلسہ میں قیصر باغ لکھنؤ میں تقریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"آپ صاحبوں کو یہ بخوبی معلوم ہے۔ کہ سرکار دولتمدار انگلشیہ کا ہندوستان میں حکومت کرنے کا ایک مقدم بلکہ اعظم اصول یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کے اندرونی معاملات زندگی میں مداخلت نہیں کرتی۔ یعنی ان کے مذہب میں کچھ دست اندازی نہیں کرتی۔ اور نہ ان قوانین میں جو ان کی ذات پر اثر رکھتی ہیں۔ مثلاً قانون۔ نکاح و طلاق و وراثت و وصیت و وقف غرضیکہ جملہ اس قسم کے امور میں بحکم قانون ہائے پارلیمنٹ انگلستان و نیز قوانین مجریہ گورنر جنرل ہند مسلمانوں کے مقدمات میں شریعت محمدیہؐ جاری ہے۔ اور اس کے مطابق عدالتوں کو عمل اور فیصلہ کرنا واجب ہے۔" (کتاب مضامین ثلاثہ مطبوعہ انتظامی پریس کانپور صفحہ ۱۴ والہ)

"آل انڈیا مسلم لیگ"

مولوی عبد المجید صاحب سالک آل انڈیا مسلم لیگ کے مقاصد میں سے ایک مقصد مندرجہ ذیل الفاظ میں درج فرماتے ہیں:۔

"ہندوستان کے مسلمانوں میں حکومت برطانیہ کی وفاداری کے جذبات کو ترقی دی جائے۔ اور مسلم لیگ کی کسی کارروائی سے اگر حکومت کو کوئی غلط فہمی پیدا ہو۔ تو اس کو دور کرنے کی کوشش کی جائے۔" (آئین حکومت ہند صفحہ ۵۶ مرتبہ عبد المجید صاحب سالک)

اخبار "درنجف" سیالکوٹ

شیعہ اخبار "درنجف" سیالکوٹ اپنی ایک اشاعت میں کتاب "البریۃ الشیعہ مقدمات سیالکوٹ" پر ریویو کرتے ہوئے رقمطراز ہے:۔

"اسے افادۂ عام کے لئے شائع کیا گیا ہے۔ نیز اس کے شائع کرنے کا یہ مطلب و منشاء ہے۔ کہ سلطنت برطانیہ عظمیٰ کے عدل و انصاف کا سکہ ان لوگوں کے دلوں میں بٹھا دیا جائے۔ جو حکومت کے قوانین کو مذاہب کی آزادی کے منافی سمجھتے ہیں۔ ان فیصلہ جات کے مطالعہ سے معلوم ہو جائے گا۔ کہ سرکار انگریزی کی سلطنت و حکومت قانوناً کسی مذہب میں دخل نہیں دیتی" (درنجف ۱۴ر ستمبر ۱۹۳۳ء)

مولوی سید علی الحائری صاحب شیعہ عالم

حائری صاحب اپنے ایک لیکچر کے خاتمہ پر کہتے ہیں:۔

"برطانیہ عظمیٰ کی برکات کا اعتراف کرتے ہوئے شیعیانِ ہندوستان کی طرف سے دلی خلوص اور وفاداری کا اظہار کرتا ہوں۔ اور اعلیٰ حضرت شہنشاہ معظم جارج پنجم خلد اللہ سلطانہ و ملکہ کی سلامتی اور اقبال کی دعا پر اس مبارک جلسہ کو برخاست کرتا ہوں۔ آمین" (موعظہ مباہلہ صفحہ ۶۸)

بانی فرقہ اہل قرآن

مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی اپنے ایک رسالہ میں لکھتے ہیں:۔

"موجودہ زمانے اور سلطنت عدل گستر سب کے لئے اور خاصکر اہل اسلام کے واسطے غنیمت ہے۔ گورنمنٹ عالیہ نے (جس کے احسانات کا شکریہ ادا کرنا ہماری طاقت سے کہیں بڑھ کر ہے) مذہبی معاملات میں آزادی دے رکھی ہے۔" (رسالہ اشاعت القرآن بجواب اشاعۃ السنۃ صفحہ ۸۴ و ۸۵)

ایڈیٹر رسالہ "البرہان" لاہور

مولوی سید محمدؐ سبطین صاحب مولوی فاضل اپنے رسالہ "البرہان" کی ایک اشاعت میں لکھتے ہیں:۔

"یہ فسادات و خونریزی اور اہلِ زمانہ کی موجودہ حالت اور مسلمانوں پر سختی و تباہی کہ سوائے برٹش گورنمنٹ کی رعایا کے باقی مسلمان جہاں کہیں تکلیف کی حالت میں ہیں۔ اگر ہندوستان برٹش گورنمنٹ کے زیر سایہ نہ ہوتا۔ تو اس پر [illegible] مصیبتیں نازل ہو چکی ہوتیں۔" (رسالہ البرہان جلد ۳ نمبر ۸ صفحہ ۲۰)

اسی طرح ایک دوسری اشاعت میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اگر ہم اہل ہند خدانخواستہ برٹش گورنمنٹ کے سایۂ عاطفت نہ ہوتے۔ تو ضرور ہم بھی آج اسی مصیبت میں گرفتار ہوتے۔ جس میں ہمارے دوسرے بھائی مبتلا ہیں۔ ہمیں اس نعمت کا ہمیشہ شکر گذار ہونا چاہیئے۔" (رسالہ البرہان ماہ ستمبر ۱۹۱۲ء صفحہ ۶۰)

مدرسہ الٰہیات کانپور کے مبلغین کا فرض

حافظ احمد اللہ صاحب آنریری سکرٹری مدرسہ الٰہیات کانپور اپنے ایک مضمون "محمدن مشنری سوسائٹی یا اسلامی مبلغین" میں رقمطراز ہیں:۔

"آج وہ مبارک دن ہے۔ جس میں مدرسہ الٰہیات کانپور نے قومی ضروریات کے لحاظ سے بنیاد رکھی۔ کل فارغ التحصیل طلباء کو اس نے کافی تنخواہوں پر ملازم رکھ کر سات مختلف مقامات تبلیغ و ترویج کے لئے ان کے سپرد کر دیئے۔ ان مشنریوں کا یہ فرض ہوگا۔ کہ اپنے اصل مقاصد کے ضمن میں گورنمنٹ انگلشیہ کی برکات اور خوبیوں کو پبلک پر ظاہر کرتے ہوئے تاج و تخت کی وفاداری دلوں میں مرکوز کرائیں۔" (رسالہ ضیاء الاسلام مراد آباد جلد ۶ عدد ۲ صفحہ ۵۴ و ۵۵)

اگر احراری اسلامی غیرت و حمیت کے اتنے ہی پتلے ہیں۔ کہ انگریزوں کی اطاعت ان کے نزدیک اسلام اور پاکستان سے دشمنی کے مترادف ہے۔ تو انہیں چاہیئے۔ کہ مندرجہ بالا اصحاب کے خلاف "انگریزوں کے ایجنٹ" "قوم و ملت کے غدار" ہونے کا نہ صرف خود بلکہ "دیگر علمائے کرام" سے بھی فتویٰ لگوائیں۔ اور اپنے اخبار "آزاد" اور "زمیندار" وغیرہ میں ان کے خلاف مضامین لکھیں۔ تا لوگ انہیں انصاف کی داد دے سکیں۔ مگر کیا وہ ایسا کریں گے؟ ہرگز نہیں۔

درخواست دعا:۔ (۱) عزیزم عبد الغفور سلمہ اللہ ابن مولوی عبد الستار صاحب شاہد درویش قادیان دارالامان عرصہ ایک ماہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ (۲) اہلیہ محترمہ مکرم چوہدری نذیر احمدؐ صاحب کانسٹیبل خانقاہ ڈوگراں ایک لمبے عرصہ سے بعارضہ اسہال بیمار رہیں۔ احباب ہر دو کے لئے صحت فرمادیں۔ نذیر احمد سیالکوٹی دفتر سی۔ ایم۔ اے لاہور

روس مشرقی جرمنی کے لئے اسلحہ مہیا کر رہا ہے

فرینک فرٹ ۱۷ اکتوبر۔ مشرقی منطقے کی نئی "قومی فوج" کو مسلح کرنے کے لئے روس سے توپخانوں اور ٹینکوں کی آمد شروع ہو گئی ہے۔ اس سے قبل روس نے مشرقی جرمنی کو یہیں سے پرانا اسلحہ بہم پہنچایا تھا۔ جس کی روسی فوج کو ضرورت نہیں رہ گئی تھی۔ یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ براہ راست روس سے مشرقی جرمنی کو اسلحہ ارسال کیا گیا ہے۔ اس سامان میں طیارہ شکن توپیں اور ٹینک شکن بندوقیں بھی شامل ہیں۔ روسیوں نے ۱۹۴۷ء سے مشرقی جرمنی میں اسلحہ سازی کی تجدید کر دی تھی۔ مگر زیادہ تر توجہ ہلکے اسلحہ جات اور پرزوں کی ساخت پر دی گئی۔ لیکن اب مشرقی جرمنی کے کارخانے بھاری ہتھیار تیار کرنے میں مصروف ہیں۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ روس سے اسلحہ بھیجنے کا مقصد یہ ہے۔ کہ جب تک مشرقی جرمنی کے کارخانے ملکی ضروریات کے لئے پوری طرح اسلحہ تیار کرنے نہ لگ جائیں۔ اس خلاء کو روسی اسلحہ سے پورا کیا جائے۔ (اسٹار)

جنرل نجیب نے سوڈان کے متعلق اپنے نظریات کی وضاحت نہیں کی

لنڈن ۱۷ اکتوبر۔ جنرل نجیب اور برطانوی سفیر سر رالف سٹیونسن کے درمیان جو بات چیت ہوئی تھی۔ اس کی رپورٹ دفتر خارجہ میں موصول ہو گئی ہے۔ اس سے پتہ چلا ہے۔ کہ جنرل نجیب نے اس موقع پر سوڈان کے متعلق اپنے نظریات کی وضاحت نہیں کی۔ اور نہ ہی کوئی فیصلہ کن قدم اٹھایا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانیہ نے سوڈان کے نئے دستور کے لئے بعض ترمیمات پیش کی ہیں۔ اور امید کی جا رہی ہے۔ کہ مصر کی طرف سے انہیں منظور کرنے کے امکانات قوی ہیں۔ تاکہ انہیں مشترکہ طور پر گورنر جنرل سوڈان کو بھیجا جا سکے۔ (اسٹار)

سوڈان میں عورتوں کی طرف سے حقوق کی جدوجہد

لنڈن ۱۷ اکتوبر۔ عورتوں کو حق رائے دہی دلانے کے لئے جدوجہد کرنے والے اداروں نے سوڈان کے نئے دستور اساسی کے خلاف اخبارات میں ایک زبردست مہم شروع کر دی ہے۔ کیونکہ نئے دستور میں عورتوں کو ووٹ کا حق دینے سے انکار کر دیا گیا ہے۔ عورتوں کے حقوق کی کمیٹی کی سیکرٹری نے حال ہی میں مانچسٹر گارڈین کے نام ایک مراسلہ بھیجا ہے۔ جس میں سوڈان کے ساتھ ان دیگر اسلامی ممالک کا موازنہ کیا ہے۔ جو اس صدی میں آزاد ہوئے ہیں۔ اور بتایا ہے۔ کہ وہاں عورتوں اور مردوں کو یکساں سیاسی حقوق دیئے جا رہے ہیں۔ (اسٹار)

حیدر آباد (سندھ) ۱۷ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ یکم نومبر سے سندھ کے تمام اضلاع میں قومی بچتوں کی مہم شروع کی جائیگی۔ صوبے سے ۳۵۰۰۰۰ روپیہ فراہم کرنے کا پروگرام ہے۔ مگر ابھی تک ۵۰۰۰۰ روپیہ جمع ہو سکا ہے (اسٹار)

شام اور زیکوسلاویکیہ کے تجارتی معاہدے کی منظوری

دمشق ۱۷ اکتوبر۔ حکومت شام کے سربراہ اور وزیر اعظم کرنل فوزی سیلو نے شام اور زیکوسلاویکیہ کے تجارتی معاہدے کو منظوری دے دی ہے۔ یہ معاہدہ ایک سال تک نافذ العمل رہے گا۔ اس کے تحت دونوں حکومتیں ایک دوسرے کے ساتھ نہایت زیادہ ترجیحی سلوک کریں گی۔ اور شام جس قدر مال زیکوسلاویکیہ سے درآمد کرے گا۔ اس کا کم از کم ۷۵ فی صد وہاں روانہ بھی کرے گا۔ کسٹم کے محصولات بھی کم کر دیئے گئے ہیں۔ اس لئے دونوں ممالک کو کافی فائدہ پہنچے گا۔ (اسٹار)

شاہ عراق واپس آرہے ہیں

بغداد ۱۷ اکتوبر۔ عراقی مدار المہام نے اعلان کیا ہے۔ کہ شاہ فیصل اس ماہ کے آخر تک بغداد واپس آجائیں گے۔ لیکن ریجنٹ امیر عبد الالٰہ متوقع پروگرام کے برعکس آئندہ ماہ کے آخر میں واپس آسکیں گے۔ اس التواء کی وجہ یہ ہے۔ کہ شہزادی جلیلہ کو اپریشن کرانے کے لئے ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا ہے۔ (اسٹار)

روس میں اخباری نمائندوں کو جاسوس تصور کیا جاتا ہے

زیورچ ۱۷ اکتوبر۔ بین الاقوامی پریس انسٹی ٹیوٹ اور مدیران جرائد کی ایسوسی ایشن نے "روس سے خبریں" کے عنوان سے ایک سروے رپورٹ شائع کی ہے۔ اس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ روایتی صحافتی معیار کے مطابق اب روس سے کوئی صحافی نمائندہ براہ راست خبریں حاصل نہیں کر سکتا۔ سروے میں بتایا گیا ہے۔ کہ ۱۹۴۶ء میں روس کی طرف سے سنسر اور دیگر پابندیوں کو سخت کرنے کے بعد سے ماسکو میں کوئی نامہ نگار صرف ان محدود موضوعوں پر ہی قلم اٹھا سکتا ہے۔ جن کا فیصلہ سرکاری حکام کرتے ہیں۔ کیونکہ روس میں اخباری نمائندوں کو "زبردست جاسوس" تصور کیا جاتا ہے۔ کوئی شخص سنسر کے بغیر ٹیلی فون نہیں کر سکتا۔ اور کسی نامہ نگار کو ماسکو سے ۲۵ میل دور سے آگے جانے کی اجازت نہیں۔ اور نہ ہی مغربی ممالک کے نمائندوں کو ریڈیو کے ذریعے خبریں ارسال کرنے کی اجازت ہے۔ (اسٹار)

(لیڈر بقیہ ص ۳)

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے پاکستان کی تعمیر میں حصہ لیا ہے اس کا عشر عشیر بھی کسی دوسری مذہبی جماعت یا اس کے امیر نے نہیں لیا بلکہ اکثر جماعتیں مثلاً احرار و مودودیے وغیرہ الٹا تخریبی کام کر رہے ہیں۔ پاکستان کے بہی خواہ اور حکومت ان کو اچھی طرح جانتی ہے اور کوئی بھی "آزاد" کی اس افتراء پردازی پر یقین نہیں کر سکتا۔ لیکن ہم حکومت کی توجہ اس امر کی طرف دلانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ایسی افتراؤں سے یہ لوگ ان پڑھ سادہ لوح عوام میں جماعت احمدیہ کے خلاف ایک منافرت کا جذبہ ابھارنے میں ضرور کامیاب ہو رہے ہیں۔ جس سے ملک کی فضا روز بروز خراب ہو رہی ہے اور جس کو سدھارنے کے لئے جناب وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر اعظم پاکستان اتنی تکلیف برداشت کر رہے ہیں۔

ہمیں یقین ہے کہ حکومت اس بدامنی پھیلانے والے منبع کو بند کرنے کے لئے جلد ہی کوئی مؤثر اقدام کرے گی۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

ضروری اعلان

دفتر ہذا نے موصیوں کی سہولت کیلئے ایک کارڈ چھپوایا ہے۔ جس پر موصی چندہ حصہ آمد کا ایک سال (یکم مئی ۵۲ء تا ۳۰ اپریل ۵۳ء تک) کا ریکارڈ رکھ سکتا ہے۔ لہذا سیکرٹریان مال کو بذریعہ اعلان ہذا توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ مہربانی کر کے جماعت کے موصیوں کی فہرست معہ ان کے وصیت نمبر بھیج کر دفتر ہذا سے حاصل کر کے متعلقہ موصی احباب کو دیدیں اور چندہ حصہ آمد وصول فرماتے وقت اس کی خانہ پری کرتے جائیں تاکہ آئندہ حساب فہمی کرنے میں موصی صاحبان کو سہولت رہے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

"اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن کا فرض ہے"

اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلموں یا غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں ان کے پتے روانہ فرمائیے (پتہ خوشخط ہو) ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے

عبد اللہ الٰہ دین سکندر آباد دکن

دنیائے اختصار نویسی میں اردو مختصر نویسی کی پہلی منظور شدہ مستند تالیفی کتاب

باجازت

سر آئزک پٹمین اینڈ سنز لمیٹڈ لنڈن (انگلینڈ)

کوثر کتاب

اردو مختصر نویسی

بائی پٹمین

از

ایس۔ یو۔ شیخ گولڈ میڈلسٹ

پی۔ سی۔ ٹی۔ سی۔ ٹی۔ ایس۔ ڈی، الیف۔ ایس۔ ڈی۔ ایس، لنڈن (انگلینڈ)

پرنسپل:۔ ایس سی کالج و ڈائرکٹر شارٹ ہینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ لاہور (پاکستان)

مصنّف

کوثر لغات اردو مختصر نویسی

ہائی سپیڈ اردو شارٹ ہینڈ گائیڈز (پٹمین و سلون)

تحریر:۔ سلمہ فردوس شیخ ایم۔ ایس۔ ڈی۔ ایس، لیڈی پرنسپل

(ریسرچ سکالر عربی شارٹ ہینڈ)

پیش لفظ: از آنریبل ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین سپیکر پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی

اقتباس: "یہ کوثر کتاب جو مسٹر ایس یو شیخ نے ترتیب دی ہے اپنے موضوع کے لحاظ سے خاص اہمیت کی حامل ہے، مختصر نویسی پر ویسے تو چند ایک کتابیں موجود ہیں، مگر میں سمجھتا ہوں یہ کتاب اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہے اور مختصر نویسی کی بنیادی ضرورتوں کو کماحقّہٗ پورا کرتی ہے۔ انتہائی مسرت کے ساتھ اس شاندار علمی اور فنی کارنامے کا خیر مقدم کرتا ہوں اور مجھے توقع ہے کہ جن مقاصد کے لئے یہ کتاب تحریر کی گئی ہے وہ ضرور پورے ہوں گے۔"

شجاع الدین

سیکرٹری ایس۔ سی۔ کالج۔ کمرشل بلڈنگ۔ مال روڈ۔ لاہور پاکستان